کہ اس کا کیس بھی میرے جیسا ہے اور ہم دونوں بنیاد پرستوں کی بیجا تنقید کی زد میں آئے ہوئے ہیں اور یہ تنقید محض مذہبی تعصبات کے حوالے سے کی جا رہی ہے۔ رشدی نے یہ بات ناروے کے دورے کے دوران اوسلو میں انٹرویو کے دوران کہی۔ ناروے کی حکومت نے بنگلہ دیش کے انتہا پسند عناصر کے ہاتھوں تسلیمہ نسرین کی مذمت اور "توہین" پر اظہار تشویش کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ خاتون مصنفہ کو ستمبر میں ناروے میں ادیبوں کی اس کانفرنس میں شرکت کی اجازت ضرور دی جائے گی جس میں "اظہار خیال کی آزادی" کے موضوع پر بحث ہوگی۔

گزشتہ روز ناروے کی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے ڈھاکہ کا دورہ کیا اور بنگلہ دیش کے حکام کو تسلیمہ نسرین کے مسئلے پر اپنی حکومت کی تشویش سے آگاہ کیا۔ واضح رہے کہ سلمان رشدی بھی خصوصی دعوت پر کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ (نوائے وقت ۔ ۹۴-۷-۲)

**اسکول کا مبنی بر تعصب رویہ** جارج گرین اسکول لندن کے ۱۵ سالہ مسلمان طالب علم کو محض اس جرم کی پاداش میں اسکول سے خارج کر دیا گیا کہ اس نے اپنی ہیڈ مسٹریس کے کہنے کے باوجود اپنی داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں طلباء کے والدین، طلباء اور مقامی مسلم کمیونٹی کے سرکردہ افراد کے سخت احتجاج اور مداخلت کے بعد اس لڑکے کو کلاس میں بیٹھنے کی اجازت تو نہ ملی، ہاں اسکول میں اس کو دوبارہ لے لیا گیا۔ اور کلاس میں بٹھانے کے بجائے اس کو اسکول کی ایسی کوٹھڑی میں تنہا اور وقفے کے بغیر بیٹھنے پر مجبور کیا گیا جہاں عام طور پر سزا یافتہ بچوں کو بٹھایا جاتا ہے۔ اور مقامی وکیل کے قانونی اجازت نامہ دکھلانے پر اس کو باقاعدہ اجازت مل گئی، اس انداز میں کہ ہیڈ مسٹریس گویا اس پر احسان کر رہی تھی۔ ("صراط مستقیم" برمنگھم دسمبر ۹۲ء)

ایک ادیب مسلمانوں اور کروڑہا مصنف مزاج انسانوں کی دلآزاری کرنے والوں کی "آزادی" کی حفاظت، افزائش اور ستائش پر مغربی ممالک کا پانی کی طرح روپیہ بہانا قابل غور ہے جبکہ داڑھی رکھنے سے دوسروں پر منفی اثرات پڑنے کا بھی کوئی امکان نہیں لیکن ایک نوجوان کو اس معمولی سی انفرادی آزادی کی بھی اجازت نہیں کیونکہ وہ بیچارا مسلمان ہے!

**ہنی مون کی چھٹی منظور ہوگئی** لندن (اپ ا) برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ بی بی سی جس طرح اپنے دوسرے ملازمین کو ہنی مون منانے کے لیے چھٹیاں مع تنخواہ دیتی ہے اسی طرح بی بی سی میں ملازم ہم جنس پرست جوڑوں کو ہنی مون منانے کے لیے چھٹیاں مع تنخواہ دی جائیں گی۔ یہ فیصلہ مساوی حقوق کمیشن کی سفارش پر کیا گیا ہے۔ برطانیہ کے بعض قدامت پسند سیاستدانوں نے

(بقیہ ص ۴۲ پر)